© rasailojaraid.com

پروفیسر خالد شبیر احمد

امیرِ شریعت کی یاد میں

سیلِ حرماں کے مقابل اک دلِ بے تاب ہے
میرے ارمانوں کی دنیا کس قدر بے آب ہے

ہیں میرے اطراف میں سپنے پرے بکھرے ہوئے
کہکشاؤں کی طرح نتھرے ہوئے نکھرے ہوئے

عشق تیرا بے کراں ہے میں ضعیف و ناتواں
تو بہارستانِ عالم میں گیاہِ بے نشاں

میرے ذوق و شوق کا مفہوم تو عنوان تو
میرے علم و حلم کا ادراک تو وجدان تو

ہجر کے ہاتھوں اگرچہ زندگی ناشاد ہے
تیری یادوں سے وَلے دل شاد ہے آباد ہے

ڈوبتی نبضیں، نگاہیں رنج و غم سے بے قرار
ہجر میں تیرے سراپا انتظار و سوگوار

شیشۂ دل میں میرے اب تو ہی آتا ہے نظر
سُونا سُونا سا ہے تیری یاد کا سارا سفر

حسرت و یاس و الم کے سارے داغوں کو لئے
ہُوں رواں میں راہِ غم پہ ان چراغوں کو لئے

میرے شعروں میں نہاں ہے تیری فرقت کا الم
دل کی دھڑکن میں بسی ہیں تیری یادیں تیرا غم

ہے مسلسل میرے دل میں تیرے ملنے کی لگن
نقش ہے اب تک میرے دل پر تیرا طرزِ سخن

قلب و جاں میں اشتیاقِ دید کی برقِ تپاں
ضبط کا ہے یا میرے صبر و رضا کا امتحاں

ضو فشاں جس روز سے دل میں میرے ہے تیری ذات
ہیں شکستہ کعبۂ جاں کے سبھی لات و منات

تیرے قدموں سے ملا مجھ کو شعورِ بندگی
تیرے جذبوں سے مہکتا ہے جہانِ زندگی

فیض سے تیرے ہمہ تن میں ہوا ہوں فیضیاب
میرے فکر و فن کا ہر گوشہ درخشاں آفتاب

کارگاہِ فکر میں تیرے تصور کو ثبات
بن گیا تیرا جنوں میرا اثاثۂ حیات

غیرتِ ملی کی بے شک دلربا تصویر تو
سینۂ ظلمت پہ روشن حرف کی شمشیر تو

دل دھڑکتا تھا ہمیشہ تیرا ملت کے لئے
تُو سراسر مضطرب تھا دیں کی عظمت کے لئے

تیرے لفظوں کی روانی آبشاروں کا بہاؤ
یاد آتا ہے مجھے تیری خطابت کا رچاؤ

تُو ہے روشن استعارہ نطق کے اعجاز کا
قلب کو گرما گیا شعلہ تیری آواز کا

تیری صورت کی وجاہت گیسوؤں کے پیچ و خم
دیکھ کر جس کو سدا رکتے رہے چلتے قدم

میرے سارے وصف ہیں تیرا کرم تیری عطا
ہے نواؤں میں میری مضمر فقط تیری صدا

میرا ظاہر میرا باطن ہے سراسر تیرا غم
دھڑکنیں قلبِ حزیں کی ہوں کہ ہو آنکھوں کا نم

میں کہ تیری زندگانی کا تتمہ ہو گیا
تیری چاہت کے معنا میں کا حوالہ ہو گیا

کیا یہ ممکن ہی نہیں ہے اب تیرا ملنا مجھے
کیا نہیں ہے اب میسر زخم کا سلنا مجھے

آ کہ اب تو خالد شبیر ہے غم سے نڈھال
اپنے دیوانے کو اپنی دید سے کر دے نہال

© rasailojaraid.com